سوال

(684) روزوں کی نذر کو پورا کرنے سے عاجز و قاصر ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے یہ نذر مانی کہ اگر اس نے بچے کو صحیح سالم جنم دیا اور وہ ایک سال تک سلامت رہا تو وہ ایک سال کے روزے رکھے گی۔ اس نے بچے کو جنم دیا اور اب اسے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ ہوگیا ہے لیکن وہ روزے رکھنے سے عاجز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ نذر اطاعت عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے پورا کرنے والوں کی تعریف میں فرمایا ہے:

يوفونَ بِالنَّذرِ وَيَخافونَ يَومًا كانَ شَرُّهُ مُستَطيرًا ٧ ... سورة الدہر

''یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیل رہی ہوگی''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔ (صحیح بخاری)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اس کی اطاعت کرنی چاہیئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے''۔

«نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟»، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔ (سنن ابی داود)

''ایک شخص نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ مقام بوانہ میں ایک اونٹ ذبح کرے گا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اس جگہ زمانہ جاہلیت کے کسی بت کی عبادت تو نہیں ہوتی؟ عرض کیا گیا: جی نہیں! تو آپ نے فرمایا: کیا اس جگہ زمانہ جاہلیت کا کوئی میلہ تو منعقد نہیں ہوتا؟ عرض کیا گیا جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو' اس نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا جس کا ابن آدم مالک ہی نہ ہو''۔

اس خاتون نے چونکہ یہ ذکر کیا ہے کہ اس نے سال بھر کے روزوں کی نذر مانی تھی اور سال بھر کے متواتر روزے چونکہ صیام دہر کے قبیل سے ہیں اور صیام دہر مکروہ ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

«من صام الدہر فلا صام ولا أفطر- (مسند احمد)

''جس نے زمانہ بھر کے روزے رکھے 'اس نے گویا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا''۔

اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مکروہ عبادت میں اللہ کی نافرمانی ہے لہذا ایسی نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیئے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عبادت مکروہ کی نذر مانے مثلاً ساری رات کے قیام یا زمانہ بھر کے روزوں کی تو ایسی نذر کو پورا کرنا واجب نہیں ہے۔

اس خاتون پر کفارہ قسم واجب ہے اور وہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو نصف صاع فی مسکین کے حساب سے کھجور وغیرہ یا اسی خوراک میں سے دیا جائے جو شہر میں اکثر و بیشتر کھائی جاتی ہو اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو وہ متواتر تین دن کے روزے رکھ لے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص547

محدث فتویٰ